سفرنامہ مورشس

مصنف

ابوالمکرم ڈاکٹر

سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی



ناشر

اشرف پبلیکیشنز، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

www.ashrafia.net

سفرنامہ مورشس

مصنف

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

سجادہ نشین

درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

ناشر

اشرف پبلیکیشنز

نام کتاب : سفرنامہ مورشس

مصنف : ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

صفحات : ۵۲

تعداد : ۵۰۰

تاریخ اشاعت : یکم ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ - نومبر ۲۰۱۸

قیمت : ۵۰ روپے

ڈیزائننگ/کمپوزنگ : محمد ابراہیم اشرفی/محمد اجواد عطاری

ناشر : اشرف پبلیکیشنز، کراچی

ملنے کا پتہ : درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

www.ashrafia.net

فہرست

کچھ مصنف کے بارے میں۔۔۔

صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی

برادرِ اکبر فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کا سفرنامہ مورشس آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے سوچا کہ سفرنامہ پڑھنے سے پہلے حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کا تعارف آپ کے سامنے پیش کردیا جائے۔ ملاحظہ فرمایئے:

ولادت:

حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاں پانچ بیٹیاں تھیں کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی لیکن بیٹیوں کی پیدائش پر کبھی مغموم نہیں ہوا اللہ کا شکر ادا کیا اور بڑی دھوم دھام سے بچیوں کی تقریبات (عقیقہ، بسم اللہ) منعقد کیں۔

نرینہ اولاد کی خواہش تھی کہ میرا بھی کوئی جانشین ہو۔ ۱۳۸۳ھ ماہ ذوالحج جب چوتھے حج سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ میں بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا تو مواجہہ شریف میں دورانِ حاضری میری کیفیت متغیر ہوگئی اور رقت طاری ہوگئی۔ اسی دوران مجھے زیارتِ سرکارِ دوعالم ﷺ نصیب ہوئی۔ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ہاں نرینہ اولاد نہیں کرم فرمائیں۔ فرمایا ہمارے نام پر نام رکھو گے۔ عرض کی نام بھی آپ کے نام پر رکھوں گا اور آپ کے دین کے لیے وقف بھی کردوں گا۔

میں نے دیکھا کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی گود میں ایک بچہ ہے اور آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے آغوش میں لیا اس کے بعد آنکھیں کھلیں تو رش اور دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے

اچھا خاصا دور ہو گیا تھا میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا مجھے اولادِ نرینہ کا کامل یقین ہو گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ کے صدقے میں ۱۶ جنوری ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ بروز جمعہ اولادِ نرینہ سے نوازا اور میں نے اس فرزند کا نام **سید محمد اشرف جیلانی** رکھا۔

تسمیہ خوانی:

جب آپ کی عمر چار سال چار ماہ چار دن ہوئی تو والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے بڑی دھوم دھام سے آپ کی تسمیہ خوانی کی اور اپنے والدِ گرامی قطبِ ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے مزار مبارک کے پاس خود بسم اللہ پڑھائی۔ اس طرح آپ کی تعلیم کا آغاز حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے کیا آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی سب سے پہلے حفظ قرآن کی جانب توجہ دلائی آپ نے حافظ عبد الباسط رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حفظ قرآن شروع کیا۔ ابھی ایک پارہ مکمل ہوا تھا کہ ان کا وصال ہو گیا۔ ان کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے حافظ عبد الہادی الباسط کے پاس حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔

میٹرک کرنے کے بعد درسِ نظامیہ کی تعلیم اہلسنت کی عظیم دینی درسگاہ دار العلوم نعیمیہ کراچی سے حاصل کی اسی دوران فاضل عربی کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا دار العلوم نعیمیہ میں آپ کو اپنے وقت کے جید علماء سے اکتسابِ فیض کا موقعہ ملا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا محمد منظور علی خان رامپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبد الجبار نیازی مدظلہ العالی، حضرت مولانا ولی اللہ صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا

ابوالنور سید منور علی شاہ جیلانی مدظلہ العالی، حضرت قاری رحیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا مفتی منیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا جمیل احمد نعیمی مدظلہ العالی حضرت مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی مدظلہ العالی، حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ۱۹۸۸ء میں آپ نے شیخ الحدیث شارح صحیح مسلم و بخاری حضرت علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث شریف کیا اور ان سے سند حدیث حاصل کی۔ اس موقع پر دار العلوم نعیمیہ کے جلسہ دستارِ فضیلت میں کچھوچھہ شریف سے آفتاب اشرفیت، حضرت علامہ ابوالمسعود شاہ سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے آپ نے نہ صرف اس جلسے کی صدارت فرمائی بلکہ اس کے اختتام پر اپنے دستِ مبارک سے ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی کے سر پر دستارِ فضیلت بھی باندھی۔ آپ نے تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے تمام امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کر کے شھادۃ العالمیہ کی سند حاصل کی۔

۱۹۹۱ء میں حضرت علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سندِ حدیث عطا فرمائی۔ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام اسناد حدیث سے نوازا۔ ۱۹۹۷ء شیخ اعظم حضرت علامہ ابوالمحمود شاہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سندِ حدیث عطا فرمائی۔ ۱۹۸۹ء میں جامعہ اسلامیہ گلزارِ حبیب میں حضرت علامہ مفتی رفیق حسنی مدظلہ العالی سے دورہ میراث کیا اور سند حاصل کی۔ ۱۹۹۲ء میں ادیب اردو اور ادیب عالم کا امتحان دیا اور امتیازی نمبروں سے پاس کر کے سند حاصل کی۔ اس کے علاوہ اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے خطیب کا کورس کیا اور سند

حاصل کی جامعہ کراچی سے ''بانی سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی علمی دینی وروحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ'' کے عنوان پر ایک تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کیا اور ۲۰۰۴ء میں پی۔ایچ۔ڈی کی سند حاصل کی۔حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کی شخصیت پر یونیورسٹی کی سطح پر پاکستان میں یہ پہلا تحقیقی کام ہوا۔

بیعت وخلافت:

آپ نے طریقت کی تعلیم اپنے والدِ گرامی اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور ان کے دستِ مبارک پر سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی والدِ گرامی نے اپنی زیرِ نگرانی اللہ الصمد، اسماء الحسنیٰ، دعائے حزب البحر، سورۂ اخلاص کے چلے کرائے اس کے علاوہ دعائے سیفی، دعائے حیدری، دلائل الخیرات اور دیگر اوراد ووظائف کی اجازت عطا فرمائی۔حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۸۶ء میں حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر سلسلہ اشرفیہ اور اس کے علاوہ دیگر سلاسل طریقت کی خلافت عطا فرمائی اس موقع پر کچھوچھہ شریف سے شیخ اعظم حضرت علامہ ابوالمحمود سید اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور انہوں نے اپنے دستِ مبارک سے تاجِ اشرفیہ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی کے سر پر رکھا اور حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ پہنایا۔

ولی عہدی وجانشینی:

اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے

وصال سے تین سال قبل درگاہ عالیہ اشرفیہ میں علماء و مشائخ کا ایک اجتماع منعقد کیا اس موقع پر ایک محضر نامہ ولی عہدی وجانشین پڑھ کر سنایا گیا پھر حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء و مشائخ کی موجودگی میں آپ کے سر پر تاجِ اشرفی رکھا اور خرقہ پہنا کر اپنا جانشین مقرر فرمایا تمام علماء و مشائخ نے اس محضر نامہ پر دستخط کیے۔ دسمبر ۲۰۰۵ء میں حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا آپ کے وصال کے بعد مسندِ سجادگی پر متمکن ہوئے۔ سلسلہ اشرفیہ اور دین اسلام کی تبلیغ میں پہلے سے زیادہ مصروف ہو گئے۔ خانوادۂ اشرفیہ کی جانب سے آپ کو ''فخر المشائخ'' کا لقب دیا گیا۔

تبلیغی خدمات:

تبلیغ اسلام کے سلسلے میں اپنے والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ انگلینڈ، ہالینڈ، بیلجیئم، فرانس، جرمنی، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے دورے کیے۔ والدِ گرامی کے وصال کے بعد ساؤتھ افریقہ، ترکی، ہندوستان، مورشس، ہالینڈ اور مسقط وغیرہ کے دورے فرمائے ہیں۔ آپ نے بہت سے غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کیا اندرونی اور بیرونی ممالک میں والدِ گرامی کے قائم کردہ مراکز کو مزید مستحکم کیا اور حلقہ اشرفیہ کو تنظیم کی صورت دی۔ فیصل آباد میں ''جامع مسجد اشرف المشائخ'' تعمیر کروائی میر پور خاص سندھ میں مدرسہ اشرفیہ جیلانیہ قائم کیا۔

تحریری خدمات:

قرطاس وقلم سے آپ کا رشتہ بڑا مضبوط ہے آپ کے والدِ گرامی نے ۱۹۷۹ء میں

''ماہنامہ الاشرف'' کا اجراء فرمایا تو جناب عارف دہلوی مرحوم اس کے پہلے ایڈیٹر اور آپ سب ایڈیٹر مقرر ہوئے۔۱۹۹۸ء میں جناب عارف دہلوی صاحب کے انتقال کے بعد آپ نے الاشرف کی ادارت کا منصب سنبھالا اور اس منصب پر فائز ہیں آپ کے تحریر کردہ مضامین اور خصوصاً ماہنامہ الاشرف کے اداریے قارئین الاشرف میں عموماً اور علماء و مشائخ میں خصوصاً بہت پسند کیے جاتے ہیں۔مختلف اخبارات میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں اس کے علاوہ آپ کی درج ذیل کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

۱۔حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

۲۔حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ اہلِ علم کی نظر میں

۳۔خُلقِ مصطفیٰ ﷺ

۴۔میلادِ مصطفیٰ ﷺ

۵۔پیکرِ استقامت

۶۔زوجہ اشرف المشائخ خانوادہ اشرفیہ کی نظر میں

۷۔سفرنامہ ترکی

۸۔شیطان کے مکروفریب سے بچنے کے طریقے

اتنی مصروفیات کے باوجود آپ مختلف چینلز پر اصلاحی و روحانی اور بزرگانِ دین کے پروگراموں میں مدعو کیا جاتا ہے۔آپ وہاں تشریف لے جاتے ہیں اور علمی و روحانی بیان فرماتے ہیں۔

ریڈیو پاکستان کی صبح کی نشریات میں آپ کا درسِ حدیث بھی نشر کیا جاتا ہے جو عوام و خواص میں مقبول ہے۔ ہر اتوار کو بعد نمازِ عصر درگاہ عالیہ اشرفیہ میں مریدین و معتقدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہیں۔ یہ نشست انٹرنیٹ کے ذریعے جو مختلف موضوعات پر ہیں یہ www.ashrafia.net اور YouTube پر بھی موجود ہیں ہر جمعہ کو جامع مسجد غوثیہ گلبہار میں خطاب فرماتے ہیں یہ سلسلہ ۱۹۹۷ء سے تادم تحریر جاری ہے۔

خلفاء:

آپ کے خلفاء میں درج ذیل شامل ہیں:

۱۔ مولانا مفتی حماد میاں برکاتی اشرفی ابن حضرت مولانا مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی

۲۔ مولانا مفتی جواد میاں برکاتی اشرفی ابن حضرت مولانا مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی

۳۔ مولانا مفتی محمد شریف سعیدی اشرفی (مہتمم جامع نور القرآن، میر پور خاص، سندھ)

۴۔ مولانا حیات نور خاں اشرفی (خطیب جامع مسجد حنفی، مورشس)

۵۔ قاری جان محمد نوری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (منڈی احمد آباد)

۶۔ مولانا طاہر اشرفی (ہالینڈ)

۷۔ مولانا اکرام المصطفیٰ اعظمی اشرفی (خطیب و امام جامع مسجد میمن، بولٹن مارکیٹ، کراچی)

۸۔ مولانا محمد حامد علی ناصر اشرفی (مدرس خواتین اسلامک مشن، یونیورسٹی)

۹۔ حافظ محمد ہارون اشرفی (راوٹرڈیم، ہالینڈ)

۱۰۔ مولانا محمد رفیق عباسی اشرفی (سینئر مدرس، دارالعلوم امجدیہ، کراچی)

۱۱۔مولانا انعام المصطفیٰ اعظمی اشرفی

۱۲۔علامہ مفتی عتیق اختر القادری اشرفی (خطیب میمن مسجد، صدیق آباد، کراچی)

۱۳۔مولانا مفتی ساجد محمود نقشبندی قادری اشرفی (امام وخطیب عثمانیہ مسجد، شاہ فیصل کالونی، کراچی)

۱۴۔مولانا عبدالصمد قادری اشرفی (جامع مسجد طیبہ، شاہ فیصل کالونی، کراچی)

۱۵۔مولانا مرتضیٰ حسین اشرفی (خطیب جامع مسجد سلطان، اسٹیل ٹاؤن، کراچی)

۱۶۔مولانا ظہور احمد قادری اشرفی (خطیب جامع مسجد بلال، لیاقت آباد، کراچی)

۱۷۔مولانا مفتی عبدالوارث قادری اشرفی (خطیب جامع مسجد مصطفیٰ، مصطفیٰ آباد، ملیر، کراچی)

۱۸۔مولانا محمد مختار اشرفی (مدرس جامعۃ النور، نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی)

۱۹۔مولانا فضل منان قادری اشرفی (جامعہ قادریہ، مردان)

۲۰۔مولانا اسد قادری اشرفی (خطیب مبارک مسجد، روشن آباد، شاہ فیصل کالونی، کراچی)

مناصب:

۱۔سجادہ نشین: درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

۲۔امیر: مرکزی حلقہ اشرفیہ پاکستان (رجسٹرڈ)

۳۔امیر: حلقہ اشرفیہ جیلانیہ (راوٹرڈیم، ہالینڈ)

۴۔چیرمین: طاہر اشرف ایجوکیشنل سوسائٹی

۵۔ایڈیٹر: ماہنامہ الاشرف

۶۔پرنسپل: سمنانی فاؤنڈیشن اسکول

۷۔سرپرست: جامع مسجد امیر حمزہ (ٹرسٹ)

۸۔خطیب: جامع مسجد غوثیہ گلبہار، کراچی

۹۔مصنف: متعدد کتب تصنیف فرمائی

الحمد للہ! آپ درگاہِ عالیہ اشرفیہ کے سجادہ نشین ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ اور حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کا فیض روحانی آپ کے دستِ مبارک سے جاری وساری رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ شریعت وطریقت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

سالک کے لیے شریعت وطریقت لازم وملزوم ہیں اور بغیر شریعت کے طریقت نامکمل ہے اسی لیے جو لوگ صرف طریقت کی بات کرتے ہیں اور شریعت کو پس پشت ڈال لیتے ہیں وہ کبھی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔

پھر فرمایا: شریعت اگر جسم ہے تو طریقت اسی کی روح ہے۔ وضو کرنا شریعت ہے تو کامل وضو کرنا طریقت ہے، نماز پڑھنا شریعت ہے تو خشوع خضوع کے ساتھ نماز پڑھنا طریقت ہے، جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے تو جھوٹ کا خیال بھی دل میں نہ آنا طریقت ہے۔

حرفِ اوّل

الحمدللہ! حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کا دوسرا سفرنامہ ''سفرنامہ مورشس'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس سے قبل ''سفرنامہ ترکی'' آپ پڑھ چکے ہیں۔جس میں ترکی کے تاریخی مقامات اور وہاں آرام فرما صحابہ وتابعین اور بزرگانِ دین کے حالات بیان کیے گئے۔زیرِ نظر سفرنامے میں مورشس کے بزرگانِ دین اور وہاں کے تاریخی مقامات کا ذکر ہے۔حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی کہ آپ جہاں بھی گئے،جس ملک یا جس شہر گئے وہاں کے مقدس وتاریخی مقامات کے متعلق معلومات حاصل کیں اور سفرنامہ تحریر فرمایا تاکہ لوگوں کو اس ملک کے متعلق اور وہاں جو بزرگانِ دین اولیائے کاملین آرام فرما ہیں ان کے حالات وتبلیغی خدمات سے آگاہی حاصل ہو اب تک آپ جو سفرنامے تحریر فرما چکے ہیں ان میں،ا۔سفرنامہ ہندوستان ۲۔مسافرحرمین۔۳۔سفرنامہ ہالینڈ۔۴۔سفرنامہ ترکی۔۵۔سفرنامہ مسقط ٦۔سفرنامہ ساؤتھ افریقہ شامل ہیں۔ان میں سے سفرنامہ ترکی زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر عوام و خواص میں مقبول ہوچکا ہے۔جبکہ زیرِنظر سفرنامہ مورشس آپ کے ہاتھوں میں ہے باقی سفرنامے کمپوزنگ کی مراحل میں ہیں جو ان شاءاللہ بہت جلد آپ تک پہنچیں گے۔

دوسال قبل جب آپ مورشس تشریف لے گئے تو وہاں کے بزرگانِ دین کے مزارات کی زیارت اور ان کے متعلق جو معلومات ہوسکیں وہ آپ نے اس سفرنامہ میں تحریر کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ علماء ومشائخ اہلسنت جو اب تک مورشس تشریف لا چکے ہیں اور انہوں نے کسی بھی طرح وہاں تبلیغی خدمات انجام دی ہیں آپ نے وہ بھی تحریر فرمائی

ہیں۔اس کے علاوہ خانوادۂ اشرفیہ کے علماء ومشائخ جنہوں نے وہاں کچھ عرصے قیام کیا لوگوں کی اصلاح فرمائی اور انہیں روحانیت سے آگاہ کیا یا وہ حضرات جنہوں نے مورشس کے تبلیغی دورے کیے۔ان تمام کا ذکر بھی آپ نے اس سفرنامے میں کیا ہے۔الحمدللہ! اب تک کثیر تعداد میں علماء ومشائخ اہلسنت مورشس جا چکے ہیں۔اسی طرح خانوادۂ اشرفیہ سے تعلق رکھنے والے علماء ومشائخ بھی وہاں تشریف لے جا چکے ہیں اور ہر سال جاتے ہیں لیکن کسی نے اب تک مورشس کے متعلق سفرنامہ یا کوئی کتاب تحریر نہیں کی۔یہ انفرادیت صرف حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کی ہے کہ انہوں نے اپنے پہلے سفر ہی میں اس ضرورت کو محسوس کیا اور ایک شاندار اور نہایت معلوماتی سفرنامہ تحریر کیا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ جب آپ اسے پڑھیں گے تو آپ کو نہ صرف یہ کہ مورشس کے متعلق معلومات ملیں گی بلکہ ان تمام علماء ومشائخ بزرگانِ دین کے متعلق بھی معلومات حاصل ہوں گی جو وہاں آرام فرما ہیں یا آج کل قیام فرما ہیں۔نیز یہ کہ وہ علمائے اہلسنت اور مشائخ اہلسنت جنہوں نے مورشس کا دورہ کیا اور تبلیغی خدمات انجام دیں۔ان کا ذکر بھی اس سفرنامے میں موجود ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کے اس سفرنامے کو عوام وخواص میں مقبول فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاک پائے اشرف المشائخ

مولانا عرفان اشرفی

یکم ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۰ نومبر ۲۰۱۸ء

سفرنامہ مورشس

مورشس کا کئی مرتبہ پروگرام بنا لیکن ناگزیر وجوہات کی بناء پر منسوخ ہو گیا۔ اس مرتبہ ''مخدوم اشرف مشن'' کے سربراہ جناب محمد توفیق اشرفی صاحب نے کئی مہینے پہلے ربیع الاوّل کا ٹائم لے لیا۔ ان کا اصرار تو تھا کہ پندرہ دن کا دورہ ہو لیکن ہم نے مصروفیات کی بناء پر صرف دس دن کا وقت دیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں یکم ربیع الاوّل سے ۱۲ تاریخ تک روزانہ جلسے ہوتے ہیں اور ۱۲ ربیع الاوّل کو شاندار جلوس نکالا جاتا ہے لہٰذا آپ کو ان جلسوں میں خطاب کرنا ہے اور جلوس کی قیادت کرنی ہے۔ ان کے بے حد اصرار پر ہم نے وقت دے دیا۔ انہوں نے دعوت نامہ اور ضروری کاغذات مورشس امبیسی میں بھیج دیئے۔ ہم نے یہاں سے پاسپورٹ بھیجا اور دو دن میں ویزا لگ گیا یعنی ویزے کے حصول میں ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوئی۔ چنانچہ مؤرخہ ۷ دسمبر ۲۰۱۶ء مطابق ۶ ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ بروز بدھ سات بجے گھر سے روانہ ہوئے۔

میرے بڑے صاحبزادے سید مکرم اشرف جیلانی اور میرے مرید خاص جناب شاہد اشرفی صاحب ہمیں ائیر پورٹ چھوڑنے آئے۔ ہماری فلائٹ رات ساڑھے دس بجے کی تھی۔ اس لیے ساڑھے آٹھ بجے یعنی دو گھنٹے پہلے ائیر پورٹ پہنچنا تھا۔ یامین اشرفی سے فون پر بات ہوئی انہوں نے بتایا کہ وہ چھٹی پر جا رہے ہیں لیکن ہماری کمپنی اے۔ ایس۔ ایف کی ڈیوٹی ہے میں ان سے کہہ دوں گا وہ آپ کو امیگریشن وغیرہ تک کروا دیں گے۔ ہم پونے آٹھ بجے ائیر پورٹ پہنچ گئے آدھے گھنٹے ان کا انتظار کرنا پڑا سوا آٹھ بجے وہ صاحب آئے اور پھر ہم ان کے ساتھ ائیر پورٹ میں داخل ہوئے۔

نعت خواں جناب انور رضا بھی ہمارے ساتھ تھے۔ یہ پیر کالونی میں رہتے ہیں اور کھتری برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں بھی مورشس مدعو کیا گیا تھا ان صاحب نے بہت جلدی تمام کام کروا کر امیگریشن سے بھی نکلوا دیا ہم دونوں لاؤنج میں چلے گئے۔

کراچی سے دبئی کا فلائٹ نمبر EK-603 اور سیٹ نمبر 17C-F تھا۔ گیٹ نمبر 26 سے ہمیں جہاز کی طرف جانا تھا ہم نے انور رضا صاحب سے کہا کہ عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں وضو کر کے آتا ہوں وہ وضو کرنے چلے گئے اور ہم عشاء پڑھنے میں مصروف ہو گئے اس دوران گھر سے فون آیا ہم نے بتایا کہ الحمدللہ! سارے کام ہو گئے اب ہم نماز پڑھ رہے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ ساڑھے دس بجے فلائٹ روانہ ہوگی۔ نماز سے فارغ ہو کر اوراد و وظائف پڑھے اتنی دیر میں انور رضا صاحب آ گئے انہوں نے نمازِ عشاء ادا کی پھر فلائٹ کا اعلان ہوا اور ہم جہاز کی جانب روانہ ہو گئے۔

کراچی سے دبئی روانگی:

پاکستانی وقت کے مطابق ۱۰ بجکر ۳۵ منٹ پر جہاز روانہ ہوا اور ۱۲ بجے دبئی پہنچے اس وقت دبئی میں ۱۱ بج رہے تھے ۴ گھنٹے کا قیام تھا۔ ہم نے واش روم وغیرہ سے فارغ ہو کر وضو کیا لیکن بھوک لگ رہی تھی اس لیے سوچا کہ کچھ کھا لیں لیکن وہاں تو ہمارے مطلب کی کوئی چیز نہیں تھی اس لیے بڑی مایوسی ہوئی۔ ہم انڈے والے سینڈوچ ڈھونڈ رہے تھے کیونکہ گذشتہ سال ہالینڈ جاتے ہوئے جب دبئی ائیر پورٹ پر رُکے تھے تو وہی کھائے تھے۔

بہر حال بہت تلاش کے بعد ایک بند ملا وہی لے کر آ گئے جب ہم بند لے کے اپنے

لاؤنج کی طرف آرہے تھے تو ہم نے انور رضا صاحب سے کہا کہ ہمارے والد محترم کے مرید جناب خلیل اشرفی صاحب بھی ہالینڈ سے آرہے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ وہ پہنچ چکے ہوں۔ ابھی ہم نے یہی کہا تھا کہ سامنے سے خلیل اشرفی آتے ہوئے نظر آئے۔ وہ بھی ہمیں تلاش کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے آرہے تھے بیک وقت ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور وہ تیزی سے ہماری طرف آئے اور آکر لپٹ گئے۔ معانقہ ومصافحہ کے بعد خیر خیریت معلوم کی اور اپنے لاؤنج میں جا کر بیٹھ گئے۔ جب خلیل اشرفی کو پتہ چلا کہ ہم نے جہاز میں کچھ نہیں کھایا اور یہاں سے صرف ایک بند ملا ہے وہ فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ یہاں ٹھہریں میں ابھی لے کر آتا ہوں۔ وہ انور رضا صاحب کو لے کر چلے گئے اور صرف دس منٹ میں واپس آگئے وہ انڈے والے سینڈوچ لے کر آئے تھے اور اس کے ساتھ سیب کا جوس بھی لائے تھے۔ ہم سب نے ایک ایک سینڈوچ کھایا اور جوس پیا کافی تسلی ہوئی۔ پھر ہم نے انور رضا صاحب سے کہا ابھی فلائٹ جانے میں تین گھنٹے ہیں ہم مسجد جارہے ہیں وہاں بیٹھ کر آرام سے وظائف پڑھ لیں گے۔ انہوں نے کہا میں یہاں بیٹھا ہوں آپ چلے جائیں۔ خلیل اشرفی صاحب نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا مجھے بھی نماز وغیرہ پڑھنی ہے۔ ہم دونوں مسجد میں جا کر بیٹھ گئے ہم نے بقیہ اوراد و وظائف مکمل کیے۔ خلیل اشرفی صاحب نے عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی اس لیے پہلے انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی پھر وظائف پڑھے دو گھنٹے ایسے گزرے کہ پتا ہی نہیں چلا۔ جب ہم واپس لاؤنج کی جانب آئے تو انور رضا صاحب اسی جگہ بیٹھے تھے۔ فلائٹ روانہ ہونے میں پون گھنٹہ باقی تھا ہم نے خلیل اشرفی

صاحب سے ہالینڈ کے حالات پوچھے۔انہوں نے بتایا کہ وہاں مرکز میں سب کام ٹھیک چل رہا ہے۔تمام مریدین پابندی سے ذکر میں حاضر ہوتے ہیں اور ہر جمعرات کو ذکر ہوتا ہے اور دیگر معمولات بھی آپ کے حکم کے مطابق چل رہے ہیں یہ سن کر اطمینان ہوا۔

دبئی سے مورشس روانگی:

ابھی ہم گفتگو کر ہی رہے تھے کہ بورڈنگ شروع ہونے کا اعلان ہوا۔ہم لائن میں لگ گئے بورڈنگ کے بعد جہاز میں پہنچے جہاز بہت بڑا تھا یہ بوئنگ تھا جس میں ۱۰ یا ۱۲ سیٹیں اوپر کی منزل میں ہوتی ہیں ہمارا فلائٹ نمبر EK911 اور سیٹ نمبر 49JF تھا ہم جہاز میں بیٹھے اس وقت دبئی کے وقت کے مطابق ۵ بج رہے تھے۔دبئی سے مورشس کا فاصلہ سات گھنٹے میں طے ہوا سفر خوشگوار رہا کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوئی۔

مورشس ایئر پورٹ پر استقبال:

ٹھیک پانچ بجے ہماری فلائٹ روانہ ہوئی اور سات گھنٹے میں مورشس کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترے۔جس کا نام S SR International Airport Plaisance Mouritlus ہے۔جب ہم ایئر پورٹ میں داخل ہوئے تو ایک صاحب بورڈ لے کر کھڑے تھے۔جس پر ہمارا نام لکھا ہوا تھا جب ہم ان کے پاس پہنچے اور اپنا تعارف کروایا تو انہوں نے بڑے والہانہ انداز میں ہمارا استقبال کیا یہ پروٹوکول آفیسر تھے انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ آیئے انہوں نے ہمارا پاسپورٹ لیا اور سب سے الگ ایک کاؤنٹر پر چلے گئے وہاں موجود آفیسر کو پاسپورٹ دیا اور کچھ کہا اس افسر نے ہم سے دو تین سوالات کیے اور فوراً ہی پاسپورٹ پر مہر لگا دی ہم بہت جلد

امیگریشن وغیرہ سے فارغ ہوگئے۔ وہ افسر ہمیں سامان آنے کی جگہ چھوڑ کر چلے گئے سامان آنے میں کچھ تاخیر ہوئی سامان لے کر جب ہم ائیر پورٹ سے باہر آئے تو ہمارے میزبان جناب توفیق اشرفی ان کے والد صاحب محمد علی اشرفی، نعیم اشرفی، طالب اشرفی، بلال اشرفی اور مورشس میں ہمارے خلیفہ حضرت مولانا حیات نور خان اشرفی صاحب مدظلہ العالی اور کافی تعداد میں اشرفی حضرات موجود تھے ان تمام حضرات نے نعرہ تکبیر و رسالت کی گونج میں والہانہ انداز میں استقبال کیا اور ہار وغیرہ پہنائے پھر ائیر پورٹ پر ہی چائے اور بسکٹ سے ہماری تواضع کی توفیق اشرفی صاحب نے یہیں سے لوگوں کو روانہ کر دیا اور ان سے کہا کہ مغرب کے بعد حضرت سب سے ملاقات کریں گے لہٰذا آپ لوگ بعد نمازِ مغرب قیامگاہ پر پہنچ جائیں وہ لوگ اپنے اپنے گھروں کی جانب اور ہم بلال صاحب کی گاڑی میں اپنی قیام گاہ کی جانب روانہ ہوگئے۔

مورشس بہت خوبصورت ملک ہے یہاں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔ سڑک کے دونوں جانب گھاس اور اُونچے درخت تھے ان کے درمیان سڑک پر ہماری گاڑی تیز دوڑ رہی تھی موسم بھی بہت خوشگوار تھا۔ ایک گھنٹے میں توفیق اشرفی صاحب کے گھر پہنچے جو کہ Good Land کے علاقے میں واقع ہے۔ وہاں پہنچ کر ظہر کی نماز ادا کی کھانا کھایا پھر دو گھنٹے آرام کیا عصر کے بعد لوگ ملاقات کے لیے آئے۔ توفیق اشرفی صاحب نے پورے دورے کا پروگرام جو انہوں نے کمپوز کر کے رکھا ہوا تھا ہمارے سامنے پیش کیا اور جن حضرات نے پروگرام لیے تھے انہیں بھی بلایا تھا کہ پروگرام کنفرم کیے جائیں۔ وہ تمام حضرات موجود تھے انہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں پروگرام کی

تاریخ اور دن وغیرہ بتایا ہم نے ان سب سے ملاقات کی اور ان تمام پروگراموں کو کنفرم کر دیا۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مورشس کی تاریخ بیان کی جائے تا کہ قارئین کی معلومات میں اضافہ ہو۔

مورشس کی تاریخ:

مورشس برّ اعظم افریقہ میں واقع ایک خوبصورت جزیرہ ہے ہسٹری آف مورشس کے مطابق سمندر سے لاوا نکلا اور جب وہ لاوا خشک ہوا تو یہ زمین ظاہر ہوئی یہاں سب سے پہلے عرب آئے۔ یہ ۱۵۰۰ء میں آئے ان کی کشتی ڈوب گئی کچھ ہلاک ہو گئے اور جو باقی بچے وہ واپس چلے گئے جو عرب ہلاک ہوئے تھے ان کے مزارات Painte Deslaser میں ہیں عربوں کے جانے کے بعد ۱۵۰۷ء میں پرچیگز آئے اور یہاں آباد ہو گئے یہ چھ سال رہے پھر ۱۵۱۳ء میں واپس چلے گئے پرچیگز کے جانے کے بعد ۱۵۹۸ء میں ڈچ مورشس آئے یہ آٹھ کشتیوں میں سوار ہو کر آئے ان کے کمانڈر کا نام Jacques Coaneleius تھا۔ سمندری طوفان کی وجہ سے تین کشتیاں گم ہو گئیں پھر ان کا پتہ نہیں چلا کہ کہاں گئیں یقیناً سمندر میں ڈوب گئیں ہوں گی۔ پانچ کشتیاں جو باقی بچیں وہ Gand Part نامی جگہ پر رُکیں جو کشتیاں ٹوٹ گئیں تھیں انہوں نے اس جزیرے پر موجود ایک درخت Ebony کی لکڑی سے اپنی کشتیوں کی مرمت کی اور واپس چلے گئے جب یہ واپس آئے تو انہیں پتہ چلا کہ اس جزیرے پر تو بہت سے درخت ہیں پھر وہ دوبارہ ۲۰ ستمبر ۱۵۹۸ء میں مورشس آئے۔ ان کے کمانڈر کا نام Van Warwxck تھا جب ڈچ مورشس آئے تو انہوں نے اس کا

نام Prins Maurts رکھا کیونکہ ان کے ایک بادشاہ کا نام Maurts Graaf Van Nassau تھا لہٰذا اس کے نام پر انہوں نے اس جزیرے کا نام مورسس رکھا۔ یہی بعد میں مورشس ہو گیا اس زمانے میں یہاں کچھوے بہت تھے ایک ڈچ جس کا نام Corneil تھا وہ سب کچھوؤں کو ہالینڈ لے گیا۔ یہ جس جگہ آیا تھا اس کا نام Rage Des Tortues رکھا گیا جو آگے چل کر Port Louise ہو گیا۔ ۱۶۱۵ء میں ایک گورنر انڈیا سے مورشس آیا اس کا نام Pieter Bott تھا۔ مورشس کے قریب اس کی کشتی ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ جس پہاڑ کے پاس یہ واقعہ ہوا اس کا نام Pieter Bott رکھا گیا۔ یہ پہاڑ اب بھی موجود ہے اور اس پر انسانی کھوپڑی نما پتھر ہے۔ دیکھنے میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی آدمی پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ بہت بلند اور دور سے نظر آتا ہے۔ ۱۶۳۸ء میں ڈچ نے یہاں رہنے کا فیصلہ کیا اور اپنے لیے گھر وغیرہ بنائے لیکن یہاں کیونکہ طوفان وغیرہ بہت آتے تھے اس لیے ۱۷۱۰ء میں ڈچ یہاں سے واپس ہالینڈ چلے گئے۔

ڈچ کے جانے کے بعد فرینچ نے اس سرزمین پر قدم رکھا چنانچہ ۱۷۱۵ء میں فرینچ کا ایک گورنر انڈیا سے آ رہا تھا اس نے مورشس میں قیام کیا اس کا نام Guillaume Dufresned Arsel تھا اس نے مورشس کا نام Isle De France رکھا اس کا معنی ہے یہ فرانس کا جزیرہ ہے۔

۱۷۳۵ء میں فرینچ کا ایک اور گورنر مورشس آیا اور اس نے یہاں قیام کیا اس گورنر کا نام Mahe De La Bour Donnais تھا۔ اس نے مورشس کو بہت ترقی

دی یہاں بندرگاہ قائم کی اوراس کے علاوہ بہت سے ترقی یافتہ کام کیے۔

اگست ۱۸۱۰ء میں فرینچ کی انگریزوں سے لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کا نام Napoleonic رکھا گیا۔ اس لڑائی میں انگریز جیت گئے فرینچ کو شکست ہوئی اور یہ واپس چلے گئے۔

مسلمانوں کی مورشس آمد:

پھر برٹش آئے جب یہ آئے تو ۷۰ فیصد مسلمانوں کو غلام بنا کر اپنے ساتھ لائے۔ اس طرح مورشس میں مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ برٹش ایڈمنسٹریٹر کا نام Robert Farouhar تھا اس نے معاشی لحاظ سے کافی تبدیلیاں کیں جس سے ملک کو بہت فائدہ ہوا اور معاشی استحکام حاصل ہوا اس کے دور میں اس ملک نے بہت ترقی کی۔ ۱۲ مارچ ۱۹۶۸ء کو مورشس کو آزادی ملی اور برٹش واپس چلے گئے۔ آزادی ملنے کے بعد مورشس کا پہلا پرائم منسٹر جو شخص بنا اس کا نام Seewoosagur Ramgoolam تھا۔ جبکہ پہلا مسلمان گورنر جنرل سر عبدالرحمن عثمان تھا اور اب مورشس ایک آزاد ملک ہے یعنی کسی ملک کی زیر نگرانی نہیں ہے مورشس کی سرکاری زبان انگریزی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں اردو اور کیرول زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے یہاں کا دارالحکومت Port Louis ہے۔ اس وقت مورشس کی صدر ایک مسلمان عورت ہے جس کا نام امینہ غریب فقیم ہے یہ پہلی مسلمان خاتون ہے جو صدر بنی ہے مورشس کے وزیر اعظم کا نام Sir Aneerood Jugnauth ہے۔ یہاں ہندو ۵۲ فیصد کرسچن ۳۰ فیصد اور مسلمان ۱۷ فیصد ہیں۔ سب مذاہب کو مکمل مذہبی آزادی ہے اور ان تینوں مذاہب کے لوگ اپنے اپنے تہوار اپنے مذہب کے مطابق مناتے ہیں۔

مورشس کا کل رقبہ 1.969 Km ہے۔ یہاں کی کل آبادی 10348242۔ایک کروڑ تین لاکھ اڑتالیس ہزار دوسو بیالیس ہے۔ مورشس کی کرنسی Maurtiaanse Rupee (Mur) ہے یہاں کا قومی دن ۱۲ مارچ ہے کیونکہ اسی تاریخ کو یہ ملک آزاد ہوا تھا۔ سمندر کا نام Indian Ocean ہے۔ یہاں کا وقت پاکستان سے ایک گھنٹے پیچھے ہے۔ یہاں جو مسلمان آباد ہیں ان کا تعلق انڈیا اور پاکستان سے ہے۔ زیادہ تر مسلمان وہ ہیں جو گجرات اور بہار سے تعلق رکھتے ہیں ان کے آباؤ اجداد غالباً پچاس سال قبل انڈیا سے ہجرت کر کے مورشس آئے تھے اور پھر یہیں آباد ہو گئے تھے۔ جو لوگ اس وقت آئے تھے اب ان کی تیسری نسل یہاں آباد ہے یہ لوگ سچے پکے صحیح العقیدہ اہلسنت ہیں۔ بزرگانِ دین سے بڑی عقیدت اور محبت رکھتے ہیں ان کے اعراس بڑی شان وشوکت سے مناتے ہیں اور خاص طور پر میلاد النبی ﷺ کے جلسے ربیع الاوّل شریف کی پہلی تاریخ سے بارہ تاریخ تک مختلف مساجد اور مختلف علاقوں میں منعقد ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لوگ اپنے گھروں میں بھی محفل میلاد منعقد کرتے ہیں، گھروں کو سجاتے ہیں، سبز جھنڈے لگاتے ہیں اور ہر گھر میں جب بھی محفلِ میلاد ہوتی ہے اس کے بعد لنگر شریف کا اہتمام ضرور ہوتا ہے۔ بارہ ربیع الاوّل کو مختلف تنظیموں کی جانب سے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ جو شہر کی بڑی شاہراہوں سے گزرتے ہیں۔ علماء کرام ان جلوسوں میں شرکت کرتے ہیں اور مختلف مقامات پر جلوس کے شرکاء سے خطاب فرماتے ہیں۔ جلوس کے اختتام پر ایک بڑی مسجد میں جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں مرد اور خواتین بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ خواتین کے لیے پردے کا علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ جلسے

کے اختتام پر لنچ بکس تقسیم کیے جاتے ہیں غرضیکہ مورشس کے لوگ صحیح العقیدہ اہلسنت ہیں اور بڑے جوش وخروش سے جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں۔ان حضرات میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اہل طریقت ہیں یعنی کسی نہ کسی سلسلے سے وابستہ ہیں اور الحمدللہ! سلسلہ اشرفیہ سے وابستہ افراد کثیر تعداد میں مورشس میں موجود ہیں۔مورشس میں جو علماء مساجد دارالعلوم اور مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں بھی اکثریت کا تعلق پاکستان اور ہندوستان سے ہے پاکستان سے جانے والے اکثر علماء وہ ہیں جنہیں قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا تھا اور وہ حضرات وہاں دینِ اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔

مورشس میں پہلا جلسہ (جامع مسجد ابوبکر صدیق):

۸ دسمبر بروز جمعرات مورشس میں ہمارا پہلا جلسہ جامع مسجد ابوبکر صدیق Vallee Pitot, Port Louis میں ہوا۔مغرب کے بعد قیام گاہ سے روانہ ہوئے اور آدھے گھنٹے میں مسجد ابوبکر صدیق پہنچے مسجد کی انتظامیہ نے مسجد سے باہر آ کر نعرۂ تکبیر ورسالت کی گونج میں ہمارا استقبال کیا۔مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی، جلسہ شروع ہو چکا تھا۔ نعت خوانی کا سلسلہ جاری تھا۔مسجد کے امام صاحب نورانی امیر جن کا تعلق بنگلور سے ہے انہوں نے ہمارا تعارف کروایا۔ پہلے حافظ انور رضا نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا پھر ہماری تقریر کا اعلان ہوا۔ہم نے ''اسم محمد ﷺ'' پر تقریر کی ایک گھنٹہ تقریر ہوئی ۔الحمدللہ! تقریر کو بے حد پسند کیا گیا۔جلسے میں کثیر تعداد میں عوام اہلسنت نے شرکت کی۔سلسلہ اشرفیہ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی موجود تھے۔تقریر

کے بعد حافظ انور رضا صاحب نے سلام کا نذرانہ پیش کیا پھر دعا ہوئی۔ محفل کے بعد مسجد سے متصل علیمیہ کمپیوٹر سینٹر کا افتتاح کیا۔ پھر سب کے ساتھ کھانا کھایا اور نعیم اشرفی صاحب کے ہاں گرام بے آ گئے۔

نماز جمعہ کی امامت وخطابت (مسجد قادروالی):

۹ دسمبر بروز جمعہ توفیق اشرفی نے بتایا کہ آپ کو جمعہ کی نماز مسجد قادروالی (Ruest, George, Port Louis) میں پڑھانی ہے۔ ایک بجے تقریر شروع ہوگی اور ڈیڑھ بجے خطبے کی اذان ہوگی۔ چنانچہ ہم گھر سے بارہ بجے روانہ ہو گئے کیونکہ مورشس میں علاقے دور دور ہیں جانے آنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔ اگر چہ روڈ بہت اچھے ہیں اور ٹریفک کا نظام بھی بہت بہترین ہے لیکن پھر بھی وقت سے پہلے نکلنا ہی بہتر ہوتا ہے اس لیے ہم بارہ بجے روانہ ہوئے اور ایک بجے مسجد پہنچے ہمارے ہمراہ ہالینڈ سے آئے ہوئے ہمارے والد صاحب کے مرید جناب خلیل اشرفی صاحب اور پاکستان سے ہمارے ساتھ آئے ہوئے نعت خواں انور رضا، توفیق اشرفی صاحب اور نعیم اشرفی صاحب تھے جب ہم لوگ مسجد پہنچے تو مسجد کی انتظامیہ نے دروازے پر ہی استقبال کیا۔ لوگ ملاقات کے لیے آگے بڑھے تو مسجد کے امام صاحب نے کہا وقت کم ہے آپ حضرات نماز کے بعد ملاقات کر لیجیے گا انہوں نے ہمارا مختصر تعارف کروایا اور پھر تقریر کا اعلان کر دیا۔ ہم نے ''**فضیلت درود**'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ لوگوں نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اس کے بعد خطبہ اور نماز ہوئی نماز کے بعد تمام نمازی حضرات سے ملاقات کی مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی جن میں پاکستانی، انڈین، بنگلہ

دلیش اور مقامی افراد کثیر تعداد میں موجود تھے ان سب سے ملاقات کرنے میں آدھا گھنٹہ لگا۔ مسجد کی انتظامیہ کے لوگ ہمیں رخصت کرنے کے لیے مسجد کے دروازے تک آئے۔ اس کے بعد ہم گھر کی جانب روانہ ہوگئے راستے میں ایک صاحب کے ہاں ظہرانے میں شرکت کی اور گھر آ گئے۔

جلسہ میلاد النبی ﷺ (حنفی مسجد):

۹ دسمبر بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء ہمارے مرید وخلیفہ جناب مولانا حیات نور خاں اشرفی مد ظلہ العالی کی حنفی مسجد میں میلاد النبی ﷺ کا جلسہ تھا ان کے علاقے کا نام Mesnil تھا جو ہماری قیام گاہ سے کافی دور تھا۔ اس لیے مغرب کے بعد ہی روانہ ہوگئے جب ہم وہاں پہنچے تو مولانا حیات نور خاں اشرفی مدظلہ العالی نے اپنے رفقاء اور تلامذہ کے ہمراہ ہمارا استقبال کیا مولانا ذی علم آدمی ہیں اور دار العلوم امجدیہ کراچی سے فارغ التحصیل ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا افتخار علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی مورشس آنے کے بعد آٹھ سال جامعہ علیمیہ میں پرنسپل رہے اور تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ میرے والدِ گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ سے بڑی عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور کراچی میں قیام کے دوران وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ والدِ گرامی بھی آپ پر بڑی شفقت فرماتے تھے اسی پرانے تعلق کی بناء پر ہم نے انہیں خلافتِ اشرفیہ عطا کی تھی۔ یہ آج کل حنفی مسجد Mesnil میں خطابت وامامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اس کے علاوہ درسِ نظامی بھی پڑھا رہے ہیں آپ کے بہت سے شاگرد مختلف مساجد میں خطابت وامامت

اور تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔ مولانا حیات نور خاں اشرفی مدظلہ العالی نے نعرہ تکبیر و رسالت کی گونج میں ہمارا استقبال کیا مسجد عوام اہلسنت سے بھری ہوئی تھی پہلے ان کے بڑے صاحبزادے حافظ قاری احمد صاحب نے بڑے پیارے انداز میں تلاوت قرآن کی اس کے بعد انہوں نے ہمارا تعارف کروایا اور پھر ہماری تقریر کا اعلان کیا ہم نے ''عظمت رسول ﷺ'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ ہمارے خطاب کے بعد جناب انور رضا صاحب نے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا اس کے بعد دعا ہوئی۔ جلسے کے اختتام پر لنگر شریف کا اہتمام ہوا جبکہ ہمارے لیے مولانا صاحب نے اپنے گھر میں جو مسجد سے متصل تھا کھانے کا اہتمام کیا۔ انہوں نے پُر تکلف دعوت کی اور کھانے کے دوران مستقل کھڑے رہے جب ہم نے ان سے کہا کہ آپ بھی کھانے میں شریک ہو جائیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اسی طرح اچھا لگ رہا ہے۔ کھانے کے بعد مختلف مسائل پر اور مورشس کے حالات پر گفتگو ہوئی۔ مولانا حیات نور خاں اشرفی کیونکہ ۹، ۱۰ سال سے مورشس میں رہائش پذیر ہیں اس لیے وہ یہاں کے حالات بہتر جانتے ہیں بہت سے معاملات میں انہوں نے ہم سے مشورہ کیا اور ہم نے انہیں اہم کام کرنے اور معمولات پر استقامت کے ساتھ عمل کرنے کا مشورہ دیا۔ یہاں سے رات ۱۱ بجے فارغ ہوئے اور جب گھر کی جانب روانہ ہوئے تو راستے میں بالکل سناٹا تھا اور بہت سے مقامات ایسے آئے کہ سڑک کے دونوں جانب بڑے بڑے گھنے درخت تھے اور ان کے درمیان تنہا ہماری گاڑی دوڑی جا رہی تھی لیکن یہاں کوئی ایسا ڈر نہیں تھا کہ کوئی لوٹ لے گا یا اچانک کوئی حملہ کر دے گا بارہ بجے گھر پہنچے اور اپنے معمولات میں مشغول ہو گئے۔

جلسہ میلاد النبی ﷺ (جامع مسجد حمایت اسلام):

۱۰ دسمبر بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء جامع مسجد حمایت اسلام Lavenir میں میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں جلسہ ہوا۔ ہم اپنی قیام گاہ گراہم بے سے مغرب کے بعد نعیم اشرفی صاحب کی گاڑی میں روانہ ہوئے۔ جلسے سے قبل ایک صاحب کے ہاں چائے کے لیے جانا تھا۔ وہاں پہنچے تو عشاء کا وقت ہو چکا تھا وہیں عشاء کی نماز ادا کی چائے پی۔ ان کا گھر جامع مسجد حمایت اسلام سے قریب تھا۔ اس لیے پہلے حافظ انور رضا صاحب کو مسجد بھیج دیا تا کہ وہ تلاوت کرنے کے بعد نعت وغیرہ پڑھیں اور جب لوگ آ جائیں تو ہمیں اطلاع کر دیں۔ چنانچہ حافظ صاحب توفیق اشرفی کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ یہاں بہت سے لوگ ملاقات کے لیے آئے۔ ان کے مسائل سنے انہیں تعویز وغیرہ دیئے اور وظائف پڑھنے کے لیے بتائے۔ آدھے گھنٹے بعد توفیق اشرفی صاحب کا فون آ گیا کہ لوگ آ گئے ہیں۔ پوری مسجد بھر چکی ہے آپ آ جائیں۔ ہم گھر سے روانہ ہوئے اور دس منٹ میں جامع مسجد حمایت اسلام پہنچ گئے۔ مسجد کی انتظامیہ اور اشرفی حضرات نے ہمارا استقبال کیا۔ حافظ انور صاحب نعت پڑھ رہے تھے ان کی نعت ختم ہوتے ہی ہماری تقریر کا اعلان کر دیا ہم نے احسان عظیم کے عنوان پر تقریر کی۔ یہاں کے لوگ جلسوں کے بہت شوقین ہیں۔ حالانکہ روزانہ جلسے ہو رہے تھے لیکن روزانہ ہر جلسے میں لوگوں کی کثیر تعداد موجود ہوتی تھی۔ جو بڑے شوق سے تقریر سننے کے لیے آتے تھے۔ یہاں یکم ربیع الاوّل سے ۱۲ ربیع الاوّل تک یہی رونق رہتی ہے۔ ہم نے ایک گھنٹے خطاب کیا۔ اس کے بعد صلوٰۃ وسلام اور دعا ہوئی اور حسبِ معمول لنگر شریف کا اہتمام بھی ہوا۔

دوسرے روز مورشس کے بزرگانِ دین کے مزارات کی زیارت کا پروگرام بنایا توفیق اشرفی صاحب نے بتایا کہ یہاں کی سب سے بڑی مسجد جسے جمعہ مسجد کہا جاتا ہے۔اس مسجد سے متصل ایک بزرگ کا مزار ہے انہیں قطب مورشس کہتے ہیں۔حضرت قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مورشس تشریف لاتے یہاں ضرور حاضری دیتے تھے ہم نے کہا اگر یہ بات ہے تو پھر ہم ضرور جائیں گے۔ چنانچہ ۱۱ دسمبر بروز اتوار بعد نمازِ عصر ہم اپنی قیام گاہ سے روانہ ہوئے اور قطبِ مورشس حضرت پیر سید جمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔

قطبِ مورشس کے مزار پر حاضری:

ان بزرگ کا نام حضرت پیر سید جمال شاہ بن مرتضیٰ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ یہ انڈیا کے علاقہ کچھ نلیہ کے رہنے والے تھے کس سن میں انڈیا سے مورشس تشریف لائے یہ معلومات نہیں مل سکیں لیکن ان کے مزار مبارک کے قریب دیوار پر جو سنگِ مرمر کی تختی لگی ہوئی ہے۔اس میں سن وفات ۱۲ اگست ۱۸۵۸ء مطابق ۲ محرم الحرام ۱۲۷۵ھ لکھا ہے اور عمر شریف ۴۵ برس لکھی ہے۔اس سے پتہ چلا کہ ۱۸۵۸ء سے قبل مورشس میں مسلمانوں کی آمد ہو چکی تھی۔ آپ نے مورشس آنے کے بعد رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ بہت سوں کو ہدایت پہنچائی اور کثیر تعداد میں لوگوں کو مشرف بہ اسلام کیا اور تا دم وصال یہیں قیام فرما رہے آپ کا مزار مبارک مورشس کی سب سے بڑی مسجد کی محراب کے عقب میں واقع ہے۔جب ہم وہاں پہنچے تو مسجد میں میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ایک محفل ہو رہی تھی مسجد سے گزر کر

ایک دروازہ آیا اس دروازے سے تین سیڑھیاں نیچے اتر کر سفید ٹائل کا خوبصورت فرش بنا ہوا ہے اور وہاں اُلٹے ہاتھ کی جانب حضرت پیر سید جمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہے جب ہم وہاں پہنچے تو مزار مبارک پر ایک خوبصورت چادر چڑھی ہوئی تھی۔ مزار شریف کے چاروں جانب لوہے کی گرل لگی ہوئی ہیں ہم نے وہاں کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی اپنا اور اپنے بزرگوں کا سلام پیش کیا اور کچھ دیر وہاں ٹھہرے مزار مبارک کے قریب بڑا سکون ملا اور محسوس ہوا کہ واقعی کوئی بڑی ہستی یہاں آرام فرما ہے۔ مزار مبارک کے حجرے میں ایک خوبصورت الماری بنی ہوئی تھی جس میں قرآن پاک کے نسخے رکھے ہوئے تھے لوگ یہاں سے نکال کر تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت پیر سید جمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی ان کی تبلیغی خدمات اور مورشس میں آمد کے متعلق معلوم نہ ہو سکا کیونکہ آپ کی حیات مبارکہ پر کوئی کتاب ہمیں نہیں ملی۔ جو معلومات ہمیں آپ کے مزار مبارک کے پاس لگے ہوئے کتبے سے ملیں وہ ہم نے تحریر کر دیں۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ ان بزرگانِ دین اولیائے کاملین نے برصغیر پاک وہند سے مختلف مقامات پر ہجرت کی اور کسی نہ کسی شہر اور ملک کو اپنا مرکز بنا کر تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا آج پوری دنیا میں جو اسلام نظر آتا ہے وہ انہی بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین کے قدموں کی برکت ہے۔ حضرت پیر سید جمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ غالباً وہ شخصیت ہیں جو سب سے پہلے مورشس تشریف لائے اور تبلیغ دین کا سلسلہ شروع کیا۔ باقی دیگر بزرگانِ دین جو وہاں آرام فرما ہیں اور ان کے مزاراتِ مقدسہ پر جو کتبے لگے ہوئے ہیں اور ان پر جو سنین درج ہیں ان سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ جس بزرگ شخصیت نے

سب سے پہلے مورشس کی سرزمین پر قدم رکھا وہ قطب مورشس حضرت پیر سید جمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم مسجد میں گئے مسجد بہت بڑی ہے اوراس میں کئی سونمازیوں کی گنجائش ہے۔لوگ دوردور سے اس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے آتے ہیں۔ یہ مورشس کی سب سے بڑی مسجد ہے۔اسے جمعہ مسجد کہا جاتا ہے توفیق اشرفی صاحب نے بتایا کہ ایک اور بزرگ کا مزار ہے جن کا نام حضرت پیر جہانگیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے وہ یہاں سے قریب ہے۔ہم نے کہا ٹھیک ہے وہاں بھی حاضری دے دیتے ہیں ہم یہاں سے روانہ ہوئے ہمارے ساتھ ایک دوسری گاڑی میں اور دیگر افراد بھی تھے وہ بھی ہمارے پیچھے روانہ ہوگئے۔

مورشس میں خانوادۂ اشرفیہ کی خدمات:

حضرت پیر جہانگیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرنے سے پہلے اس مسجد کے حوالے سے کچھ ضروری معلومات بیان کررہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اس مسجد میں سلسلہ اشرفیہ کے ایک بزرگ حضرت علامہ سید کلیم اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی (سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ اشرفیہ ضلع جائس، انڈیا) نے چھ مہینے جامع مسجد پورٹلس میں امامت وخطابت کی تھی سلسلہ اشرفیہ کی جس شخصیت نے سب سے پہلے مورشس میں قدم رکھا وہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا سید نعیم اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ذات والاصفات تھی۔آپ کے ہمراہ آپ کے فرزند وجانشین حضرت علامہ سید کلیم اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی بھی تشریف لائے۔ یہ دونوں حضرات مختلف اوقات میں مورشس تشریف لاتے رہے اور رشد وہدایت کے سلسلے کو بڑھاتے رہے۔جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کافی تعداد



مزار مبارک قطب مورشس حضرت پیر سید جمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ



جمعہ مسجد مورشس کا بیرونی منظر



جمعہ مسجد مورشس کا خوبصورت اندرونی منظر



نیچرل پارک مورشس

میں لوگ سلسلہ اشرفیہ سے وابستہ ہو گئے۔

سلسلہ اشرفیہ کے علماء و مشائخ کی آمد بھی تسلسل کے ساتھ جاری رہی چنانچہ حضرت علامہ سید کلیم اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے چھ ماہ تک مورشس کی سب سے بڑی مسجد میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دیئے اور اس دوران رشد و ہدایت کے سلسلے کو جاری رکھا۔ چھ ماہ بعد آپ واپس تشریف لے گئے آپ نے پھر سید احمد اشرف صاحب کو مورشس بھیجا انہوں نے ۱۲ سال مورشس کی پہلی مسجد الاقصیٰ مسجد میں امامت کی۔ انہوں نے یہاں کی زبان کیرول سیکھی۔ زبان سیکھنے کی وجہ سے لوگ ان کے قریب آئے خصوصاً نوجوان ان سے متاثر ہوئے انہوں نے نوجوانوں میں تبلیغ کی جس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے لیکن ۱۲ سال کے بعد مولانا سید احمد اشرف صاحب واپس انڈیا تشریف لے گئے ان کے بعد مختلف سالوں میں خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگ تشریف لاتے رہے۔ حضرت علامہ سید کلیم اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کے فرزند و جانشین حضرت علامہ صاحبزادہ سید جمال اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے اپنے والد گرامی کے ساتھ مورشس میں تبلیغی خدمات انجام دیں۔ آپ کے کافی مریدین مورشس میں موجود ہیں۔ خانوادۂ اشرفیہ کی جن شخصیات نے مورشس کے دورے کیے اور رشد و ہدایت کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔ ان میں آفتابِ اشرفیت حضرت علامہ ابو المسعود سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ (سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ حسینیہ سرکارِ کلاں) تشریف لائے شیخ اعظم حضرت علامہ سید محمد اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ، غازی ملت شہبازِ خطابت حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی، شیخ الاسلام حضرت علامہ سید

محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی، قائد ملت حضرت علامہ سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی (موجودہ سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ حسینیہ سرکارِ کلاں کچھوچھہ شریف، انڈیا) اشرف ملت حضرت علامہ سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی تاج العلماء علامہ سید محمد نورانی میاں اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی (فرزند غازی ملت)، حضرت علامہ سید محمد جامی میاں اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی، حضرت علامہ سید عالمگیر اشرف جیلانی مدظلہ العالی حضرت پیر طریقت سید رئیس اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی، حضرت سید قاسم حسن اشرف جیلانی مدظلہ العالی، حضرت سید جمال اشرف جیلانی مدظلہ العالی، حضرت سید جلال الدین اشرف جیلانی مدظلہ العالی، حضرت سید راشد مکی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی، حضرت ڈاکٹر سید علیم اشرف جائسی مدظلہ العالی، حضرت علامہ سید مہدی میاں اشرفی جیلانی مدظلہ العالی اور ان کے علاوہ خانوادۂ اشرفیہ کے دیگر حضرات اب تک مورشس میں تشریف لا چکے ہیں اور اس وقت خانوادۂ اشرفیہ کے چشم و چراغ جناب حضرت سید معین الدین اشرف جیلانی ہیں یہ یہاں مقیم ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور صاحبزادے سید ضمیر الحسن اشرف جیلانی ہیں یہ دونوں حضرات تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔ ان مشائخ سلسلہ اشرفیہ کی آمد کی وجہ سے مورشس میں سلسلہ اشرفیہ سے وابستہ افراد کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ یہ حضرات سلسلہ اشرفیہ کے بزرگوں سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور ہر سال بزرگانِ سلسلہ اشرفیہ کے اعراس بڑے اہتمام سے مناتے ہیں۔

حضرت پیر جہانگیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری:

یہاں سے روانہ ہو کر ہم حضرت پیر جہانگیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی جانب روانہ

ہوئے۔آپ کا مزار مبارک قبرستان کے درمیان میں واقع ہے مزار شریف ایک حجرے میں ہے جب ہم قبرستان پہنچے تو کافی گاڑیاں وہاں کھڑی ہوئی تھیں توفیق اشرفی نے بتایا کہ شاید آج حضرت کی فاتحہ ہے اسی لیے یہاں انتارش ہے۔لوگ مزار شریف پر فاتحہ پڑھ رہے تھے اور بہت سے لوگ واپس جا رہے تھے۔یعنی رات کے وقت قبرستان میں گھما گھمی نظر آرہی تھی۔ہم نے مزار شریف پر فاتحہ پڑھی اور حجرے سے باہر آگئے حضرت پیر جہانگیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کوئی کتاب ہمیں نہ مل سکی اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ملا جس سے یہ معلوم ہوتا کہ آپ یہاں کس سن میں تشریف لائے البتہ مزار شریف کے قریب جو کتبہ لگا ہوا تھا اس کے مطابق آپ قطب مورشس حضرت پیر سید جمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں۔یہ ٹورین اسٹریٹ پورٹ لوئس میں رہتے تھے یہیں آپ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور وصال تک اس سلسلے کو جاری رکھا۔کثیر تعداد میں لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔آپ کا انتقال ۲۰ جنوری ۱۸۹۰ء مطابق ۲۵ جمادی الاوّل کو ہوا۔آپ کے انتقال کے بعد آپ کا بیٹا اور بیٹی ان کے آبائی گھر چلے گئے انہوں نے خواب میں دیکھا آپ نے ان کو حکم دیا کہ میرا مقبرہ تعمیر کیا جائے چنانچہ انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ کے مزار مبارک پر ایک حجرہ تعمیر کروایا جو آج بھی موجود ہے۔مخلوقِ خدا آج بھی یہاں سے فیوض و برکات حاصل کر رہی ہے لوگ دور دراز مقامات سے سفر کر کے یہاں پہنچتے ہیں اور آپ کے مزار مبارک کی زیارت کرتے ہیں۔

مورشس میں علمائے اہلسنت کی خدمات:

اگر دیکھا جائے تو اہلسنت کے علماء میں جس شخصیت نے سب سے پہلے مورشس کی

سرزمین پر قدم رکھا وہ مبلغ اعظم حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ تھی۔ مورشس میں مقیم مسلمانوں کے مطابق آپ نے ۱۹۲۸ء یا ۱۹۲۹ء میں مورشس کا پہلا دورہ کیا اور یہاں کے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ آپ کے بعد آپ کے جانشین قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ برابر ہر سال ربیع الاوّل شریف میں مورشس تشریف لاتے تھے اور میلادالنبی ﷺ کے جلسوں سے خطاب فرماتے تھے۔ آپ نے یہاں بہت سے تبلیغی کام کیے یہاں جامعہ علیمیہ قائم کیا اور پاکستان سے علماء قراء اور حفاظ کو بھیجا۔ آپ کی حیات مبارکہ میں یہ دارالعلوم خوب چلا۔ آپ ہر سال جب مورشس تشریف لاتے تو دارالعلوم کا دورہ فرماتے اور اپنے مریدین کو دارالعلوم سے تعاون کرنے کی ہدایت فرماتے لیکن افسوس کہ آپ کے وصال کے بعد دارالعلوم بند ہو گیا اور انتظامیہ صحیح طور پر اسے نہ چلا سکی۔ آپ نے جن علماء، قراء اور حفاظ کو مورشس بھیجا تھا جب انہیں دارلعلوم سے ہٹایا گیا تو انہوں نے مختلف مساجد اور اداروں میں کام شروع کر دیا اور الحمدللہ! اب یہ تمام حضرات اپنے اپنے شعبوں میں دین کا کام کر رہے ہیں۔ حضرت قائد اہلسنت آخری مرتبہ ۲۰۰۳ء میں مورشس تشریف لائے۔ اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند و جانشین مولانا انس نورانی صدیقی مدظلہ العالی ہر سال مورشس تشریف لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ مولانا نورانی علیہ الرحمہ کے بعد علماء اہلسنت میں جس شخصیت نے مورشس میں تبلیغی کام کیا وہ حضرت مولانا ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جن کا تفصیلی ذکر اگلے صفحات میں آ رہا ہے۔

راقم کی معلومات کے مطابق پاکستان کے جن علماء نے مورشس کا دورہ کیا ان میں مفتی اعظم سندھ حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی، حضرت مولانا جواد میاں شامی برکاتی مدظلہ العالی، مناظر اہل سنت حضرت علامہ سید مظفر حسین شاہ قادری مدظلہ العالی، خطیب اہل سنت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی، مولانا وحید نعیمی صاحب مدظلہ العالی کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

دارالعلوم حنفیہ رضویہ کا دورہ:

دارالعلوم حنفیہ رضویہ کے مہتمم صاحب نے جناب توفیق اشرفی صاحب سے رابطہ کیا اور ان کے ذریعے ہمیں دارالعلوم میں مدعو کیا۔ ہمارے پاس کیونکہ وقت کم تھا اس لیے ہم نے مغرب کے بعد کا ٹائم دیا۔ چنانچہ ۱۲ دسمبر بروز پیر مغرب کے وقت دارالعلوم حنفیہ رضویہ پہنچے، دارالعلوم کے مہتمم صاحب نے اپنے طلبہ و اساتذہ کے ہمراہ ہمارا استقبال کیا ہم نے دارالعلوم میں مغرب کی نماز باجماعت ادا کی۔ مغرب کے بعد مختصر محفل ہوئی، ایک بڑے ہال میں تمام طلباء جمع ہوئے۔ تلاوت و نعت کے بعد دارالعلوم کے مہتمم صاحب نے اس کے قیام اور تعلیم کے بارے میں بتایا اور ہماری آمد پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ہمیں دعوتِ خطاب دی اور پھر ہم نے دارالعلوم کے اساتذہ اور طلباء سے مختصر خطاب کیا اور انہیں پورے ذوق و شوق کے ساتھ علم دین حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ خطاب کے بعد دعا ہوئی پھر طلباء کو ان کی کلاسوں میں بھیج دیا گیا اور ہم نے دارالعلوم کے اساتذہ کے ساتھ چائے پی اور عشاء سے پہلے ہی وہاں سے روانہ ہو گئے کیونکہ ہمیں یہاں سے ایک جلسے میں جانا تھا۔

جلسہ میلاد النبی ﷺ (القادری سنی مسجد):

۱۲ دسمبر بروز پیر القادری سنی مسجد Plaine Des Roches بعد نماز عشاء جلسہ میلاد النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں عوام اہلسنت اور سلسلہ اشرفیہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ حافظ انور رضا نے تلاوت قرآن کے بعد بارگاہِ رسالت ﷺ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد ہماری تقریر کا اعلان ہوا۔ ہم نے عظمت مصطفی ﷺ کے عنوان پر ایک گھنٹے خطاب کیا۔ جس کو حاضرین نے بے حد پسند کیا مورشس میں یہ معمول ہے کہ ہر سال یکم تا ۱۲ ربیع الاوّل جلسے منعقد ہوتے ہیں الحمدللہ! یہاں کی عوام خوش عقیدہ اہلسنت ہے اور بڑے ذوق وشوق سے جلسے منعقد کرتے ہیں اور ۱۲ دن تک روزانہ ان جلسوں میں شرکت کرتے ہیں اگرچہ دیگر مقامات پر بھی جلسے جاری تھے لیکن پھر بھی لوگوں نے تمام جلسوں میں شرکت کی۔ علماء کرام نے مختلف مساجد میں حضور پُرنور ﷺ کے اوصافِ جمیلہ پر خطابات فرمائے۔ حمایت اسلام مسجد کی انتظامیہ نے جلسے کے اختتام پر ہمارا شکریہ ادا کیا۔ موسم بھی خوشگوار تھا زیادہ گرمی نہیں تھی۔ اس لیے لوگ بھی آرام سے ان جلسوں میں شرکت کے لیے آرہے تھے مورشس میں ایک سب سے اچھی بات یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے میلاد النبی ﷺ کے جلسوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے مقام پر یہ پروگرام کر سکتا ہے۔ اسی لیے لوگ اپنے گھروں میں مساجد میں اور بڑے بڑے ہالوں میں میلاد النبی ﷺ کے جلسے منعقد کرتے ہیں۔ ہر جلسے کے بعد لنگر شریف کا اہتمام ضرور ہوتا ہے اور جو سب سے بڑی کانفرنس مورشس میں ہوتی ہے اس میں یہاں کا وزیر اعظم بھی شرکت کرتا ہے اور

اس میں کئی ہزار کا مجمع ہوتا ہے اگر چہ حکومت ہندوؤں کی ہے لیکن یہاں پوری مذہبی آزادی مسلمانوں کو حاصل ہے۔ جلسے کے بعد کھانے کا اہتمام ہوا پھر لوگوں سے ملاقات ہوئی مختلف مسائل جو لوگوں کو درپیش تھے۔ انہوں نے ہمیں بتائے اور ہم نے وظائف اور تعویذات کے ذریعے ان کے حل انہیں بتائے۔ یہاں سے فارغ ہو کر قیام گاہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ رات کافی تاخیر سے گھر پہنچے اور اپنے اوراد و وظائف میں مشغول ہو گئے خلیل اشرفی صاحب جو ہالینڈ سے آئے تھے انہوں نے اس سفر میں بڑی خدمت کی۔

نیچرل پارک کی سیر:

La Vallee Des Couleurs Nature Park Chamounly

توفیق اشرفی صاحب نے ہم سے کہا آج ہم آپ کو ایک پارک کی سیر کرائیں گے۔ جس میں بہت سی عجیب و غریب چیزیں ہیں۔ یہ بہت بڑا پارک ہے اس میں گھومنے میں تین گھنٹے لگیں گے۔ انہوں نے گاڑی کا انتظام کیا اور ہم روانہ ہو گئے۔ ہمارے ساتھ خلیل اشرفی، انور رضا، نعیم اشرفی اور توفیق اشرفی صاحب تھے۔ جب ہم پارک میں پہنچے تو وہاں لوگ چھوٹی گاڑیوں میں گھوم رہے تھے یعنی پارک اتنا بڑا ہے کہ جس میں پیدل چلنا مشکل ہے۔ پارک کی انتظامیہ کی جانب سے چھوٹی گاڑیاں فراہم کی جاتی ہیں۔ جس میں لوگ بیٹھ کر پارک کی سیر کرتے ہیں۔ ان گاڑیوں کا کرایہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اپنی فیملیوں کے ساتھ ان گاڑیوں میں بیٹھ کر پارک کی سیر کر رہے ہیں۔ پارک کے مینیجر کو ہماری آمد کا علم ہوا اور توفیق اشرفی صاحب نے ہمارا تعارف کروایا تو وہ خود ملاقات کے لیے آئے اور ہمارے لیے ایک بڑی پیجارو گھومنے

کے لیے دی۔ہم سب اس میں بیٹھ گئے اور سیر کے لیے روانہ ہو گئے۔ پارک میں اونچی نیچی سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ کہیں آبشار ہیں، کہیں باغات ہیں، کہیں مختلف قسم کے پرندے ہیں۔ جہاں پر آبشار گر رہا تھا وہاں گاڑی جانے کی جگہ نہیں تھی۔اس لیے ہم اتر کر پیدل چلنے لگے ایک مقام پر سیڑھیاں نظر آئیں تو سیڑھیوں سے اتر کے اس مقام تک پہنچے جہاں آبشار کا پانی گر رہا تھا۔بڑا عجیب سما تھا ہر طرف خاموشی،اونچے پہاڑ اور ان پہاڑوں پہ سے پانی کا گرنا اور خاموشی میں پانی گرنے کی آواز ایک عجیب منظر پیش کر رہی تھی۔ہم کچھ دیر وہاں ٹھہرے اس منظر سے لطف اندوز ہوئے اور پھر سیڑھیاں چڑھ کے اوپر آ گئے۔گاڑی ہمارا انتظار کر رہی تھی۔گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے،کافی دور چلنے کے بعد ڈرائیور نے کہا گاڑی آگے نہیں جا سکتی لہٰذا آپ لوگ پیدل چل کے سامنے والے چبوترے پر پہنچ جائیں۔ہم وہاں پہنچ کر کھڑے ہو گئے اور سوچا کہ یہاں کونسی خاص بات ہے؟ نعیم اشرفی صاحب نے کہا کہ آپ سامنے دیکھیں۔جب ہم نے سامنے دیکھا تو لوگ سامنے والے پہاڑ سے ایک رسے میں لٹکے ہوئے آرہے تھے۔ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔انہوں نے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک مضبوط لوہے کے رسے باندھیں ہوئے ہیں۔اوپر والے پہاڑ پر پہنچ کر ایک جیکٹ پہنائی جاتی ہے۔اور ایک بلیڈ کمر سے باندھی جاتی ہے اور اس کا سرا اس لوہے کے رسے کے ساتھ بندھا ہوا ہوتا ہے اور آدمی تیزی کے ساتھ اس رسے سے پھسلتا ہوا نیچے کی جانب آتا ہے۔ہم نے دیکھا کہ جس چبوترے پر ہم کھڑے ہوئے تھے۔لوگ آ کر اسی چبوترے پر رُکتے تھے اور بلیڈ کھول کر جیکٹ اتار دیا کرتے تھے اور چلے جاتے تھے۔ یہ بھی عجیب وغریب

منظر تھا اسی طرح ایک اونچے پہاڑ کے دامن میں تفریح گاہ بنائی گئی تھی۔ جس میں جانے کے لیے کافی سیڑھیاں چڑھنا پڑتی تھیں۔ غرض یہ کہ اسی طرح کی بہت سی چیزیں اس پہاڑ میں بنی ہوئی تھیں۔ کہیں لکڑی کے چھوٹے مکانات تھے اور کہیں جانوروں کے پنجرے بنے ہوئے تھے جن میں مختلف قسم کے پرندے اور جانور موجود تھے۔ پارک کافی بڑے رقبے پر مشتمل تھا۔ ہم نے تین گھنٹے پارک کی سیر کی اور گاڑی نے ہمیں واپس اپنے مقام پر چھوڑ دیا اور ہم اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔

محفل ذکرِ اولیاء:

جناب کمال صاحب کے گھر ایک محفل بنام ذکر اولیاء منعقد ہوئی، جس میں کافی تعداد میں سلسلہ اشرفیہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ دیگر سلاسل طریقت سے تعلق رکھنے والے افراد بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ تلاوت ونعت کے بعد جب ہماری تقریر کا اعلان ہوا تو ایک صاحب نے کھڑے ہو کر یہ درخواست کی کہ یہ محفل کیونکہ ذکر اولیاء سے متعلق ہے اس لیے آپ اپنے والد حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے دادا حضرت قطبِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات بیان کریں۔ یہ صاحب یوٹیوب پر اور ہماری ویب سائٹ پر ہر اتوار کو ہونے والی تربیتی نشست کو پابندی سے دیکھتے تھے۔ اس لیے انہوں نے یہ چاہا کہ تمام لوگوں کو بھی حضرت قطب ربانی اور حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہما کے متعلق معلومات ہوں۔ چنانچہ ہم نے اپنے والد گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ اور جد اعلیٰ حضرت قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی سوانح حیات بیان کی اور ان

کے علمی، دینی اور روحانی کارناموں پر روشنی ڈالی۔ تمام حاضرین نے بڑے اطمینان و سکون کے ساتھ تقریر سنی۔ محفل رات ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

محفل میلاد النبی ﷺ :

یہ محفل جناب کلام آزاد صاحب کے گھر بیت علیمی صدیقی میں منعقد ہو رہی تھی۔ موصوف ہر سال بڑے خلوص و محبت کے ساتھ یہ محفل منعقد کرتے ہیں۔ جب انہیں ہماری آمد کا علم ہوا تو انہوں نے اس محفل میں ہمیں مدعو کیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو انہوں نے ہمارا استقبال کیا۔ ہم نے دیکھا کہ پورا گھر لائٹوں سے سجا رکھا تھا۔ محفل گھر کی بالائی منزل پر تھی جہاں ایک بہت بڑا ہال تھا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ دبئی سے آئے ہوئے ایک شیخ بھی وہاں تشریف فرما تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی ان کا بھی خطاب ہونا تھا لیکن کیونکہ ہمیں ایک اور محفل میں بھی جانا تھا اس لیے ہم نے صاحبِ خانہ سے یہ کہا کہ اگر ہماری تقریر پہلے ہو جائے تو ہم اس محفل میں روانہ ہو جائیں گے۔ ان کی خواہش تو تھی کہ ہماری تقریر آخر میں ہو لیکن جب ہم نے ان کو بتایا تو وہ راضی ہو گئے اور ایک نعت کے بعد ہی ہماری تقریر کا اعلان کر دیا۔ ہم نے معجزاتِ رسول ﷺ کے عنوان پر آدھے گھنٹے خطاب کیا۔ الحمد للہ! لوگوں نے بے حد پسند کیا اور اس کے بعد یہاں سے روانہ ہو گئے۔

دوسرے روز ہم نے مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جانے کا پروگرام بنایا توفیق اشرفی، نعیم اشرفی، حافظ انور رضا خلیل اشرفی اور دیگر حضرات کے ہمراہ گھر سے روانہ ہوئے پہلے ایک جگہ محفل میں شرکت کی۔

علامہ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری:

مبلغ اسلام، خطیب اہل سنت حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر پہنچے تو وہاں کے خادمین اور دیگر حضرات نے ہمارا استقبال کیا۔ ہم نے مزار مبارک پر فاتحہ پڑھی آپ کا مزار مبارک ایک مسجد میں واقع ہے۔ مسجد کا نام عید گاہ شریف Masjid Vallee Pitot ہے۔ آپ کی ولادت ۶ شوال المکرم ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء کو مغربی بنگال کے ضلع چوبیس پرگنہ کے ایک شہر بنڈیل میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اسی شہر کے ایک مدرسے میں حاصل کی یہاں آپ نے اردو، فارسی، ریاضی اور حفظ قرآن کی تکمیل استاد الحفاظ جناب نصیر الدین صاحب سے کی۔ پھر آپ بریلی شریف تشریف لے گئے یہاں محدث منظر اسلام حضرت علامہ محمد احسان علی صدیقی فیض پوری رحمۃ اللہ علیہ کے آگے زانوئے تلمذ طے کیا اور یہیں حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں قادری برکاتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفی رضا خاں قادری برکاتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بافیض سے مستفیض ہوئے ان حضرات کی صحبت اور ان سے کسب علم نے آپ کو ایک جید عالم دین بنا دیا تقسیم ہند کے بعد آپ ۱۹۵۲ء میں مشرقی پاکستان تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ عرصے قیام کے بعد فیصل آباد تشریف لائے اور حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کتب معقول و منقول اور دورۂ حدیث شریف کی تکمیل آپ کے زیر نگرانی کی۔

بیعت و خلافت:

علم دین کی تکمیل کے بعد بریلی شریف حاضر ہوئے اور حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا

حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر حلقہ حامدیہ قادریہ نوریہ رضویہ میں شامل ہو گئے۔

تبلیغ دین:

آپ کی زندگی کا بڑا حصہ حصولِ علم اور تبلیغ دین کے لیے سیر و سیاحت میں گزرا۔ حضرت محدث اعظم پاکستان کے وصال کے بعد ۱۹۶۳ء میں کولمبو تشریف لے گئے اور وہاں کی جامع مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ کولمبو سے مورشس (Port Louis) پہنچے اور یہاں کی مرکزی جامع مسجد میں امامت و خطابت کے ذریعے تبلیغ دین کا کام شروع کیا۔ آپ نے جنوبی افریقہ کے بھی کئی دورے کیے اور وہاں تبلیغی خدمات انجام دیں اور دیگر شہروں میں سنی رضوی سوسائٹی کی شاخیں تیار کیں۔ آپ شعر گوئی بھی فرماتے تھے۔ مورشس میں آپ نے عرصہ دراز تک تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا۔ تحریری اور تقریری طور پر مسلک حق اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت میں حصہ لیا۔ آپ بلند پایہ خطیب، جید عالم دین اور ولی کامل تھے۔ آپ نے ۷۲ سال کی عمر میں ۹ جون ۲۰۰۲ء کو مورشس میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک جامع مسجد میں واقع ہے ہم نے وہاں فاتحہ پڑھی مزار شریف کے گرد خوبصورت جالی لگی ہوئی تھی اور مزار مبارک پر سبز رنگ کی چادر چڑھی ہوئی تھی۔ راقم نے اپنے طالب علمی کے زمانے میں آپ کی زیارت کی تھی جب ایک مرتبہ آپ کراچی تشریف لائے تو میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت میرے والد گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ نے فرمائی اور اس میں خصوصی خطاب

مبلغ اسلام حضرت علامہ ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس وقت ہم نے آپ کی زیارت کی تھی اور تقریر بھی سنی تھی آپ کی تقریر سے پہلے یہ اعلان ہوا تھا کہ آپ مورشس سے تشریف لائے ہیں اور وہاں تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آج الحمدللہ! مورشس میں آپ کی مسجد میں آپ کے مزار مبارک کے قریب کھڑے تھے۔ یہاں سے فارغ ہوکر ہم خانقاہِ برکاتیہ گئے جو حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی نے قائم فرمائی ہے

دربارِ احسن البرکات میں آمد:

حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی کے مرید وخلیفہ نے ہمیں دعوت دی تھی کہ دربارِ احسن البرکات میں محفلِ میلاد ہے اور موئے مبارک کا غسل اور زیارت ہوگی چنانچہ یہاں سے ہم دربارِ احسن البرکات پہنچے مفتی صاحب قبلہ کے مریدین نے والہانہ انداز میں ہمارا استقبال کیا اس وقت وہاں نعت خوانی ہو رہی تھی۔ نعت خوانی کے بعد موئے مبارک کو غسل دینے کی تقریب ہوئی۔ ہم نے موئے مبارک کو غسل دیا اس دوران حاضرین نے کھڑے ہوکر بلند آواز سے درود شریف کا ورد کیا پھر صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا گیا آخر میں ہم نے دعا کی۔ اس کے بعد موئے مبارک کی زیارت کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے ہم نے زیارت کی اس کے بعد لوگ لائن بنا کر زیارت کرتے رہے اور ہم وہاں سے روانہ ہوگئے رات ۱۲ بجے گھر پہنچے۔

بارہویں شب کی رونقیں:

جلسہ میلاد النبی ﷺ (رونق اسلام مسجد):

۱۳ دسمبر مطابق ۱۲ ربیع الاوّل کو بڑی مصروفیت کا دن تھا۔ یہاں مورشس میں ۱۲ ربیع الاوّل

کونمازِ فجر سے پہلے جلسہ ہوتا ہے اور نمازِ فجر سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔توفیق اشرفی صاحب نے ہمیں ایک روز پہلے بتایا کہ کل کا یہ پروگرام ہے۔ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ہم تو ویسے بھی رات کو جاگتے ہیں فجر سے قبل ان شاء اللہ تعالیٰ تیار رہیں گے دوسرے روز فجر سے ایک گھنٹے قبل ہی اپنے معمولات مکمل کیے اور نعیم اشرفی صاحب کی گاڑی میں روانہ ہوئے۔ یہ جلسہ رونق اسلام مسجد Grand Baie میں تھا ہمارے ساتھ توفیق اشرفی، خلیل اشرفی، نعیم اشرفی اور انور رضا صاحب تھے۔جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں موجود انتظامیہ نے استقبال کیا۔اس وقت مسجد میں نعت خوانی ہو رہی تھی۔پوری مسجد سجی ہوئی تھی، رنگ برنگی لائٹیں لگی ہوئی تھیں۔جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو بڑی حیرت اور مسرت ہوئی کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔فجر سے قبل کثیر تعداد میں جمع ہونا اس بات کی دلیل تھی کہ یہ لوگ سچے پکے سنی مسلمان ہیں۔جو اپنے نبی ﷺ کی ولادت کا جشن منانے کے لیے اپنی نیندیں قربان کر کے حاضر ہیں۔ان سب نے کھڑے ہو کر نعرۂ تکبیر ورسالت ﷺ کی گونج میں ہمارا استقبال کیا۔نعت ختم ہوتے ہی ہماری تقریر کا اعلان ہوا۔ہم نے ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔تقریر میں بہت لطف آیا کیونکہ رات کا آخری حصہ تھا، مقبولیت کا وقت تھا، لوگ بھی ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے تھے۔ہم نے ایک گھنٹہ خطاب کیا پھر اذانِ فجر سے قبل سب نے مل کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔پھر اذان ہوئی، ہم نے نمازِ فجر کی امامت کی، نماز کے بعد مسجد کی انتظامیہ نے ناشتے کا اہتمام کیا تھا۔سب نے ناشتہ کھایا اور پھر اپنی قیامگاہ پر آ گئے۔توفیق اشرفی صاحب نے کہا حضرت آپ ابھی سو جائیں تین گھنٹے بعد ہم آپ کو

اُٹھائیں گے پھر جلوس کی قیادت کرنی ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ تین گھنٹے سے پہلے ہی ہم اُٹھ گئے اور تیاری شروع کی لیکن توفیق اشرفی صاحب نے کہا کہ آپ ابھی سو جائیں کیونکہ کل بھی آرام نہیں ملا تھا۔ ہم سب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جلوس میں دیگر علمائے کرام ہیں جب جلوس اپنے اختتامی مقام پر پہنچے گا تو اس وقت ہم آپ کو لے جائیں گے، اس طرح کم سے کم چار پانچ گھنٹے کا آپ کو آرام مل جائے گا۔ انہوں نے کہا جلوس بارہ بجے تک پہنچے گا آپ ساڑھے گیارہ بجے اُٹھ جایئے گا ہم نے کہا ٹھیک ہے کیونکہ تھکے ہوئے تھے اس لیے لیٹتے ہی نیند آ گئی۔ سوا گیارہ بجے آنکھ کھل گئی اُٹھ کر وضو کیا تیاری کی اور نعیم اشرفی صاحب کی گاڑی میں روانہ ہوئے۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ (باغ محمد مسجد):

۱۲ ربیع الاوّل شریف کا بڑا پروگرام باغ محمد مسجد Triolet میں تھا۔ جب ہم مسجد میں پہنچے تو جلوس پہنچ چکا تھا اور شرکائے جلوس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مسجد میں بہت رش تھا مسجد کا ہال اور باہر کا صحن بھر چکا تھا جبکہ اوپر کی منزل میں خواتین کا انتظام تھا۔ علمائے کرام کی تقاریر جاری تھیں۔ علماء نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ ہم نے **میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت** کے عنوان پر تقریر کی۔ صرف آدھے گھنٹے تقریر ہوئی کیونکہ وقت کم تھا ظہر کی اذان سے قبل جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ نماز کے بعد دعا ہوئی پھر تمام حاضرین میں لنچ بکس تقسیم کیے گئے۔ جس میں بریانی تھی، خواتین اور بچوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ یہاں سے رخصت ہو کر ہم نے ایک ظہرانے میں شرکت کی، یہاں بہت سے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کے مسائل سنے، ان کو تعویذ وغیرہ دیئے اور

وظائف پڑھنے کے لیے بتائیے۔ یہاں سے فارغ ہوکر اپنی قیامگاہ نعیم اشرفی صاحب کے ہاں آ گئے۔

مخدوم اشرف مشن کے ممبران سے میٹنگ:

مخدوم اشرف مشن کے صدر جناب توفیق اشرفی صاحب اپنے تمام رفقاء کو لے کر آئے ان سے ایک میٹنگ ہوئی۔ یہ سب لوگ بڑے پُرخلوص ہیں اور سلسلے کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے انہیں مشورہ دیا کہ یہاں مورشس میں سلسلہ اشرفیہ کا ایک مرکز ہونا چاہیے۔ جہاں معمولاتِ بزرگانِ دین اور دیگر تبلیغی کام ہوں۔ اس کے علاوہ دیگر اہم کاموں کے متعلق بتایا۔ ان تمام حضرات نے بغور سنا اور اس پر عمل کرنے کا وعدہ کیا میٹنگ میں بہت سے معاملات زیرِ غور رہے۔ آخر میں ہم نے ان سب کے لیے دعا کی اور پھر میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔

مورشس میں آخری پروگرام:

۱۷ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ جناب توفیق اشرفی اور ان کے والد صاحب نے ہمارے اعزاز میں الوداعی پروگرام ہدایت المسلمین ہال میں رکھا تھا۔ گیارہ بجے ہال پہنچے پورا ہال لوگوں سے بھرا ہوا تھا جس میں سلسلہ اشرفیہ سے تعلق رکھنے والے افراد کثیر تعداد میں موجود تھے۔ سب نے نعرۂ تکبیر و رسالت کی گونج میں ہمارا استقبال کیا۔ اس وقت نعت خوانی ہو رہی تھی کچھ دیر نعت خوانی جاری رہی اس کے بعد توفیق صاحب نے مائیک پر آ کر ہمارے دورے کی تفصیلات بیان کیں اور مخدوم اشرف مشن کی جانب سے ہماری آمد اور یہاں خطابات کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے اپنی مصروفیات

میں سے ہمیں وقت دیا اور اپنے خطابات سے ہماری قلوب و اذہان کو منور کیا اس پر ہم آپ کا شکر یہ ادا کرتے ہیں پھر انہوں نے ہمیں خطاب کی دعوت دی ہم نے پہلے ان تمام حضرات اور خصوصاً مخدوم اشرف مشن کے اراکین عہدے داران اور ممبران کا شکر یہ ادا کیا اور کہا کہ آپ سب کی محبت اور عقیدت کی بناء پر یہاں آمد ممکن ہوئی۔ پہلی مرتبہ آنے کے بعد ایسا محسوس ہوا ہے کہ ہم سب پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے آپ تمام حضرات اس پورے دورے میں جس خلوص ومحبت کا اظہار کیا وہ قابل تحسین ہے میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ سب کو علم وعمل اور صحت وتندرستی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے اور جس خلوص ومحبت کے ساتھ آپ حضرات مورشس میں دین کی تبلیغ کا کام کررہے ہیں اس میں کامیابی عطا فرمائے۔ حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ اور دیگر بزرگانِ سلسلہ اشرفیہ کے فیضان سے مستفیض فرمائے۔ ہمارے خطاب کے بعد صلوٰۃ وسلام اور دعا ہوئی اور اس کے بعد لنگر شریف کا بھی اہتمام تھا۔ ہمیں کیونکہ ایک اور جگہ بھی جانا تھا اس لیے دعا کے بعد ہی روانہ ہو گئے۔

یہاں سے ایک ظہرانے میں شرکت کے لیے گئے وہاں بھی کافی حضرات موجود تھے ان تمام حضرات سے ملاقات کی انہیں وظائف پڑھنے کے لیے بتائے اور پھر قیام گاہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ راستہ کافی لمبا تھا اس لیے قیام گاہ تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگا جب یہاں پہنچے تو پہلے ہی کچھ لوگ ملاقات کے لیے موجود تھے۔ ان سب سے ملاقات کی اور پھر سفر کی تیاری میں مشغول ہو گئے کیونکہ فلائٹ رات ۱۰ بجے کی تھی اس لیے ہمیں آٹھ بجے ائیر پورٹ پہنچنا تھا اور ہمارے گھر سے ائیر پورٹ کا راستہ ایک گھنٹے کا تھا۔ مغرب

کی نماز کے بعد گھر سے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے ائیر پورٹ پہنچ گئے۔ائیر پورٹ پر بھی کافی حضرات ہمیں رخصت کرنے کے لیے آئے تھے۔ان تمام سے ملاقات کی ہمارے خلیفہ مولانا حیات نور خان اشرفی بھی اپنے صاحبزادے حافظ قاری احمد صاحب کے ساتھ ائیر پورٹ پر موجود تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی۔توفیق اشرفی ،نعیم اشرفی ، توفیق اشرفی کے والد جناب محمد علی خوشتر اشرفی ، جناب طالب اشرفی ، جناب کمال اشرفی اور تمام حضرات نے روتے ہوئے ہمیں رخصت کیا۔ان سب سے رخصت ہوکر امیگریشن کی جانب روانہ ہو گئے اس دوران بہت سے لوگ اپنے موبائل سے مووی بناتے رہے امیگریشن سے فارغ ہوکر لاؤنج میں بیٹھ گئے عشاء کی نماز ائیر پورٹ پر ادا کی۔ ۱۰ بجے جہاز روانہ ہوا یہاں سے دبئی پہنچے خلیل اشرفی صاحب دبئی سے ہالینڈ روانہ ہوئے اور ہم دبئی سے کراچی روانہ ہو گئے۔ ۱۸ دسمبر ۲۰۱۶ء کو صبح ۴ بجے کراچی پہنچے ائیر پورٹ پر مریدین نے استقبال کیا اس طرح مورشس کا ۱۰ روزہ دورہ اختتام پذیر ہوا۔

..... علم دین کی اہمیت .....

غوث العالم ،تارک سلطنت ،محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ:

اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی زندگی ایک ہفتہ سے زیادہ باقی نہیں ہے تب بھی اس کو چاہیے کہ علمِ فقہ کے حصول میں مشغول رہے (علم فقہ سیکھے) کہ ایک دینی مسئلہ کا جان لینا ہزار رکعت نفل ادا کرنے سے بہتر ہے۔ (لطائف اشرفی ،حصہ ۱)

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

کے زیرِ نگرانی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے

(ہفتہ واری و ماہانہ روحانی تربیتی پروگرام)

۱۔ ہر جمعرات کو رات ۱۰ بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے۔

۲۔ ہر جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ ختم خواجگان ہوتا ہے اس کے بعد درود شریف کا ختم اور مختصر نعت خوانی ہوتی ہے۔

۳۔ ہر اتوار کو عصر تا مغرب روحانی تربیتی نشست ہوتی ہے۔

۴۔ ہر چاند کی پہلی جمعرات کو درگاہ شریف میں شب بیداری کا پروگرام ہوتا ہے۔جس میں آیتِ کریمہ، اللہ الصمد اور درود شریف کا ختم ہوتا ہے پھر رات ۴ بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے اور حضرت فخر المشائخ اپنے مخصوص انداز میں دعا فرماتے ہیں۔

۵۔ ہر مہینے چاند کی ۱۳ رتاریخ کو بعد نمازِ مغرب تا عشاء حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل نعت ہوتی ہے۔

۶۔ ہر مہینے چاند کی ۱۷ رتاریخ کو رات ۱۰ بجے سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قطبِ ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل سماع ہوتی ہے۔

۷۔ ہر مہینے کی ۲۷ رتاریخ کو رات ۱۰ بجے بانیٔ سلسلہ اشرفیہ غوث العالم تارک السلطنت محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفلِ سماع ہوتی ہے۔

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

کے زیرِ نگرانی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے

(سالانہ روحانی تربیتی پروگرام)

ا۔شبِ عاشورہ:

۹ رمحرم الحرام کی رات شب بیداری ہوتی ہے۔

۲۔شبِ میلاد:

۱۱ رربیع الاوّل کی رات کو حضور ﷺ کے میلاد کے سلسلے میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر ابوالمکرم سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی خصوصی بیان فرماتے ہیں۔

۳۔شبِ معراج:

۲۶ ررجب المرجب کی رات کو محفل نعت و بیان بسلسلہ شبِ معراج منعقد ہوتا ہے۔

۴۔شبِ برأت:

۱۴ رشعبان المعظم کی رات روحانی اجتماع ذکر حلقہ اور خصوصی دعا ہوتی ہے۔

۵۔ختم قرآن:

۲۰ ررمضان المبارک کی رات کو تراویح میں ختم قرآن ہوتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جاتا ہے۔

۶۔شب قدر:

۲۶ ررمضان المبارک کی رات میں شبینہ ہوتا ہے جس میں آخری پارے کی تلاوت حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی فرماتے ہیں اس کے بعد خصوصی دعا ہوتی ہے۔

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

کی تصانیف







